۱۹۵۰ء سے اب تک پچاس کروڑ مسلمانوں کی ہلاکت: ذمہ دار کون؟

ایک امریکی فوجی اور دو ہزار عراقی بچوں کی ہلاکت کا تناسب

آسٹریلیا کی ڈاکٹر Gideon Polya کا خط 'ڈان' کے نام

عراق افغانستان میں چودہ لاکھ بچے شہید کیے گئے

برطانیہ کے میڈیکل جرنل "The Lancet" میں شائع ہونے والی اس رپورٹ نے پوری دنیا کو چونکا دیا تھا کہ امریکا نے صرف ۱۸ ماہ میں ایک لاکھ عام عراقی افراد یعنی سویلینز کو مار ڈالا ہے۔ اس پر امریکا کے ذرائع ابلاغ نے کسی خاص ردِعمل کا مظاہر نہیں کیا، یہاں تک کہ امریکا کے مقبول ترین نیوز چینل فوکس نیوز نے اس مسئلے پر ایک مذاکرے کا اہتمام کیا جس میں ''ماہرین'' نے صاف کہا کہ یہ اعداد و شمار بڑھا چڑھا کر پیش کیے گئے ہیں اور عراق میں اب تک پندرہ سے بیس ہزار عام افراد مارے گئے ہوں گے۔

اٹھارہ ماہ میں ایک لاکھ افراد کی ہلاکت کا دکھ ہی کم نہ تھا کہ ایک نئی قیامت ٹوٹ پڑی ہے۔ ۲۲ نومبر ۲۰۰۴ء کے ان کراچی کے Letters to the editors میں آسٹریلیا کی ڈاکٹر Gideon polya کا خط نظر سے گزرا۔ خط کیا ہے ایک حقیقی قیامت ہے۔

خط میں تحقیقی رپورٹوں کے حوالے سے ثابت کیا گیا ہے کہ عراق کے خلاف جارحیت سے قبل عراق میں ہر سال ایک لاکھ ۲۲ ہزار افراد فطری یا حادثاتی طور پر ہلاک ہو رہے تھے، لیکن جارحیت کے نتیجے میں اموات کی سالانہ شرح پانچ فیصد سے بڑھ کر 12.3 فیصد ہوگئی اور تقریباً مزید ایک لاکھ ۸۷ ہزار ۱۲۲ افراد ہلاکت کی نظر ہوگئے۔ رپورٹ میں ''اضافی اموات'' کو "Excess death" قرار دیا گیا۔ اس طرح عراق میں صرف ایک سال کے دوران ہلاکتوں کی تعداد تین لاکھ ہوگئی ہے۔ دو سال کا باقی نقصان شمار کیا جائے تو عراق میں اب تک ۶ لاکھ افراد ہلاک ہو چکے ہیں جن میں اضافی اموات کی تعداد تقریباً تین لاکھ ۵۶ ہزار ہے۔ خط کے مطابق یہ تعداد

امریکا کے ورلڈ ٹریڈ سینٹر میں ہونے والی ہلاکتوں سے سوگنا زیادہ ہے۔

اقوام متحدہ کے ادارے یونیسیف کے مطابق ۲۰۰۲ء میں عراق میں پانچ سال سے کم عمر بچوں کی اموات کی ''عام شرح'' کے تحت ہر سال ایک لاکھ آٹھ ہزار بچے لقمہ اجل بن رہے تھے۔ جبکہ ۲۰۰۱ء کے اعداد وشمار کے مطابق افغانستان میں ہر سال پانچ سال سے کم عمر بچوں کی ہلاکت کی سالانہ تعداد دو لاکھ ۷۷ ہزار تھی۔ خط کے مطابق عراق پر جارحیت کے بعد عراق میں پانچ سال سے کم عمر بچوں کی ہلاکت کی سالانہ تعداد بڑھ کر دو لاکھ ہوگئی ہے جبکہ افغانستان میں یہ تعداد ۹ لاکھ تک جا پہنچی ہے۔ خط کے مطابق عراق میں ۱۹۹۱ء سے اب تک ایک امریکی فوجی اور ۲ ہزار مسلم بچے ہلاک ہوتے ہیں۔ افغانستان میں بھی ۲۰۰۱ء سے اب تک ہلاکتوں کی یہی نسبت ہے۔

اقوام متحدہ اور یونیسیف کی رپورٹوں کے مطابق عراق میں ۱۹۹۱ء سے ابتک جنگ کے نتیجے میں ''اضافی اموات'' کی تعداد ۱۵ لاکھ ہے۔ ان میں پانچ سال سے کم عمر بچوں کی تعداد ۱۲ لاکھ ہے۔ جبکہ افغانستان میں امریکی جارحیت کے بعد سے اب تک ۱۲ لاکھ ''اضافی اموات'' ہوچکی ہیں۔ ان میں ۹ لاکھ بچے شامل ہیں۔

ایک مسلمان کی حیثیت سے ہمارا ایمان ہے کہ موت برحق ہے اور کوئی انسان اپنے وقت سے پہلے نہیں مرسکتا۔ چنانچہ ایک مسلمان کی حیثیت سے ''اضافی اموات'' کا کوئی تصور ہمارے لیے قابلِ قبول نہیں ہوسکتا۔ تاہم بادی النظر میں اس تصور کا یہ پہلو ہم سب کے لیے قابلِ قبول ہے کہ عراق اور افغانستان کے خلاف بلا جواز جارحیت نہ ہوتی تو ان دونوں برادر ملکوں میں جانی نقصان کی فطری شرح کیا ہوتی۔ تو کیا یہی وہ قیامت تھی جس کا ذکر ہم نے کالم کے آغاز میں کیا ہے؟ اس سوال کا جواب ہے: ہاں اور نہیں۔ ہاں اس لیے کہ جو اعداد وشمار پیش کیے جاچکے ہیں وہ بھی کسی قیامت سے کم نہیں، لیکن اس سے بڑی قیامت اب آپ کے سامنے آنے والی ہے۔

مذکورہ خط کے مطابق ایک سال پر محیط تحقیقی منصوبے سے یہ حقیقت آشکار ہوئی ہے کہ پوری مسلم دنیا میں ۱۹۵۰ء سے اب تک اعشاریہ پانچ بلین یعنی نصف ارب، یعنی پچاس کروڑ افراد ''اضافی اموات'' کی نذر ہوگئے ہیں۔ ڈاکٹر پولیا نے اس کا موازنہ یہودیوں کے قتل عام یعنی Holocaust سے کیا ہے اور کہا ہے کہ مسلمانوں کا جانی نقصان مذکورہ نقصان سے سوگناہ زیادہ ہے [JAS:21-11-2004]۔ ڈاکٹر پولیا کی تحقیق ان کے اپنے الفاظ میں:

"According to Unicef (2004), in 2002 the under-five infant mortality rate was 1,000 in Australia, 108,000 in Iraq and 283,000 in

conquered Afghanistan (up from 277,000 in 2001), nothing that these countries have populations of about 20 million, 24 million and 22 million, respectively.

From the Unicef data, it can be conservatively estimated that the post-invasion under-five infant mortality has been about 0.2 million in Iraq and 0.9 million in Afghanistan. These estimates largely ignore the effects of invasion and the evil reality that in Iraq (since 1991) and Afghanistan (since 2001) there has been an excess "collateral" mortality of about 2,000 Muslim children for every US combat death.

The same kind of calculations [performed after a 12 month detailed research analysis of global mortality] yielded estimates of total post-1950 "excess mortality" [avoidable mortality] of 1.3 billion for the world, one billion for the First World-violated Third World and 0.5 billion for the Muslim World — a Muslim Holocaust indeed and about 100 times greater than the World War II Jewish holocaust (six million victims) and the "forgotten" World War II Bengal famine that killed four million people in British-ruled India.

The ruler is responsible for the ruled."

[DAWN P.6. Nov 22, 2004]

[شاہنوار فاروقی کا یہ مضمون دنیا بھر میں استعماریت کے ہاتھوں شہید ہونے والے مسلمانوں کی ایک جھلک دکھاتا ہے لیکن استعمار نے صرف مسلمانوں کو شہید نہیں کیا وہ جہاں بھی گیا اس نے خوں ریزی کی ایک نئی تاریخ لکھی۔ عراق، الجزائر، ہندوستان، ایران، عرب ممالک، افریقہ، ایشیاء، یورپ، وسطی ایشیا وغیرہ وغیرہ۔ نوآبادیات مسلمانوں نے نہیں استعماری طاقتوں نے قائم کیں۔ استعماری یورپ نے تین سو سال میں ایک ارب پچھتر کروڑ انسانوں کو قتل کیا۔ اس میں مسلمانوں کی تعداد کم اور غیر مسلموں کی تعداد زیادہ ہے اس کی تفصیلات ساحل کے جون، اگست، ستمبر، اکتوبر اور نومبر کے شماروں میں ملاحظہ فرمائیے۔]